سُورَةُ الفَجرِ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ۔ تیس ۳۰ آیات اور ایک رکوع ہے

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۳۰ — عَــمَّ ۳۰/۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ — شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

وَالْفَجْرِ ۱ — فجر کی قسم ۱

وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۲ — اور دس راتوں کی ۲

وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۳ — اور جفت اور طاق کی ۳

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۴ — اور رات کی جب جانے لگے ۴

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۵ — (اور) بیشک یہ چیزیں عقلمندوں کے نزدیک قسم کھانے کے لائق ہیں (کہ کافروں کو ضرور عذاب ہوگا) ۵

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۶ — کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا؟ ۶

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۷ — (جو) ارم (کہلاتے تھے اتنے) دراز قد ۷

الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۸ — کہ تمام ملک میں ایسے پیدا نہیں ہوئے تھے ۸

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۹ — اور ثمود کے ساتھ (کیا کیا) جو وادیِ (قریٰ) میں پتھر تراشتے (اور گھر بناتے) تھے ۹

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۱۰ — اور فرعون کے ساتھ (کیا کیا) جو خیمے اور میخیں رکھتا تھا ۱۰

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۱۱ — یہ لوگ ملکوں میں سرکش ہو رہے تھے ۱۱

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۱۲ — اور ان میں بہت سی خرابیاں کرتے تھے ۱۲

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۱۳ — تو تمہارے پروردگار نے اُن پر عذاب کا کوڑا نازل کیا ۱۳

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۱۴ — بے شک تمہارا پروردگار تاک میں ہے ۱۴

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ اَكْرَمَنِ ۱۵ — مگر انسان (عجیب مخلوق ہے کہ) جب اس کا پروردگار اس کو آزماتا ہے کہ اسے عزت دیتا اور نعمت بخشتا ہے تو کہتا ہے کہ (آہا) میرے پروردگار نے مجھے عزت بخشی ۱۵

وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ — اور جب (دوسری طرح) آزماتا ہے کہ اس پر روزی تنگ کر دیتا ہے

THE DAWN

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. By the Dawn
2. And ten nights,
3. And the Even and the Odd,
4. And the night when it departeth,
5. There surely is an oath for thinking man.
6. Dost thou not consider how thy Lord dealt with (the tribe of) 'Aad,
7. With many-columned Iram,
8. The like of which was not created in the lands;
9. And with (the tribe of) Thamud, who clove the rocks in the valley;
10. And with Pharaoh, firm of might,
11. Who (all) were rebellious (to Allah) in these lands,
12. And multiplied iniquity therein?
13. Therefor thy Lord poured on them the disaster of His punisment.
14. Lo! thy Lord is ever watchful.
15. As for man, whenever his Lord trieth him by honouring him, and is gracious unto him, he saith: My Lord honoureth me.
16. But whenever He trieth him by straitening his means

of life, he saith: My Lord despiseth me.	تو کہتا ہے کہ (ہائے) میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا (۱۶)	فَيَقُولُ رَبِّيٓ أَهَانَنِ ﴿۱۶﴾
17. Nay, but ye (for your part) honour not the orphan	نہیں بلکہ تم لوگ یتیم کی خاطر نہیں کرتے (۱۷)	كَلَّا ۖ بَل لَّا تُكْرِمُونَ ٱلْيَتِيمَ ﴿۱۷﴾
18. And urge not on the feeding of the poor,	اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو (۱۸)	وَلَا تَحَٰٓضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ ٱلْمِسْكِينِ ﴿۱۸﴾
19. And ye devour heritages with devouring greed	اور میراث کے مال کو سمیٹ کر کھا جاتے ہو (۱۹)	وَتَأْكُلُونَ ٱلتُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾
20. And love wealth with abounding love.	اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو (۲۰)	وَتُحِبُّونَ ٱلْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾
21. Nay, but when the earth is ground to atoms, grinding, grinding,	تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائے گی (۲۱)	كَلَّآ إِذَا دُكَّتِ ٱلْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾
22. And thy Lord shall come with angels, rank on rank,	اور تمہارا پروردگار (جلوہ فرما) ہوگا اور فرشتے قطار باندھ باندھ کر آموجود ہوں گے (۲۲)	وَجَآءَ رَبُّكَ وَٱلْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾
23. And hell is brought near that day; on that day man will remember, but how will the remembrance (then avail him)?	اور دوزخ اس دن حاضر کی جائے گی تو انسان اس دن متنبہ ہوگا مگر (اب) انتباہ (سے اسے) فائدہ کہاں (مل سکے گا)؟ (۲۳)	وَجِا۟ىٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ ٱلْإِنسَٰنُ وَأَنَّىٰ لَهُ ٱلذِّكْرَىٰ ﴿۲۳﴾
24. He will say: Ah, would that I had sent before me (some provision) for my life!	کہے گا کاش میں نے اپنی زندگی (جاودانی) کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا (۲۴)	يَقُولُ يَٰلَيْتَنِى قَدَّمْتُ لِحَيَاتِى ﴿۲۴﴾
25. None punisheth as He will punish on that day!	تو اس دن نہ کوئی خدا کے عذاب کی طرح کا (کسی کو) عذاب دیگا (۲۵)	فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُۥٓ أَحَدٌ ﴿۲۵﴾
26. None bindeth as He then will bind.	اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا (۲۶)	وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُۥٓ أَحَدٌ ﴿۲۶﴾
27. But ah! thou soul at peace!	اے اطمینان پانے والی روح! (۲۷)	يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾
28. Return unto thy Lord, content in His good pleasure!	اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل۔ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی (۲۸)	ٱرْجِعِىٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾
29. Enter thou among My bondmen!	تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا (۲۹)	فَٱدْخُلِى فِى عِبَٰدِى ﴿۲۹﴾
30. Enter thou My Garden!	اور میری بہشت میں داخل ہو جا (۳۰)	وَٱدْخُلِى جَنَّتِى ﴿۳۰﴾

اسرار و معارف

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب وہ چلنے لگے یعنی طلوعِ فجر اور ذی الحج کی دس راتیں پھر یوم عرفہ جس روز لوگ کفن پہنے عرفات میں ہوتے ہیں اور جفت یعنی دس ذی الحج جب لوگ قربانی کرتے ہیں اور جب رات ڈھل چکی ہوتی ہے جانے والی ہوتی ہے کہ فجر بھی ایک عظیم انقلاب ہے جو ہر لمحہ دنیا پہ بپا ہو رہا ہے لوگ نیند سے بیدار ہو کر کاروبارِ حیات میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ذی الحج کی دس راتیں یعنی عشرہ ذی الحج کہ قبل اسلام بھی لوگ حج کے نام پر رسومات ادا کرتے اور ظہورِ اسلام پر تو کفن پہنے بے شمار اللہ کی مخلوق عمرے کر رہی ہوتی ہے اور رات اور دن کا فرق مٹ جاتا ہے پھر عرفات میں

حضوری اور قربانی کا دن یہ سب ایک عظیم فضیلت بھی رکھتے ہیں اور اپنے اس حال کے باعث جوان میں لوگوں کا عبادت کے حوالے سے ہوتا ہے صاحبِ عقل کے لیے بہت بڑی شہادت ہے کہ زندگی کا انجام موت اور پھر آخرت کی حاضری ہے جیسے رات ڈھل رہی ہو دنیا کی عمر بیت رہی ہے اور ہر لمحہ آخرت کے قریب تر کر رہا ہے پھر اے مخاطب! برائی کا انجام تو دنیا میں بھی بہت بُرا ہوا کیا تو نے عادِ ارم یعنی پہلی قومِ عاد جن کے جوان ستونوں جیسے تھے اور جن جیسی کوئی دوسری قوم پیدا نہیں کی گئی کا حال نہیں سُنا۔ ثمود بھی عاد سے ارم پر جا کر مل جاتے ہیں انہیں عادِ ثانی کہا گیا ہے اور یہ بھی مفسرین کرامؒ نے نقل فرمایا ہے کہ عادِ اولیٰ میں بادشاہ شدّاد بن عاد نے جنت بنائی تھی جو بڑے بڑے ستونوں پہ قائم سونے چاندی سے بنائی گئی تھی اور ہیرے جواہرات جڑے تھے کہ لوگ مجھے اپنا معبود مان کر میری جنت حاصل کریں۔ اس جنت کا نام ارم تھا مگر جب مکمل ہوئی اور ہزاروں کے جلو میں دیکھنے کے لیے گیا تو جنت سمیت سب ہلاک ہو گئے پھر ان کے بعد ثمود کا حال بھی باعثِ عبرت ہے کہ بہت طاقتور، ذہین اور کاریگر لوگ تھے کہ پہاڑوں کو تراش کر شہروں میں بدل ڈالا" جن کے آثار ابھی تک ملتے ہیں"۔

باغیانہ دستورِ ملک عاد ثمود اور فرعونوں کا طریقہ تھا

فرعون جو اس قدر بگڑا ہوا تھا کہ جس پہ خفا ہوتا اس کے ہاتھ پاؤں میں بڑے بڑے کیل گڑوا دیتا اور اس پر سانپ اور بچھو چھوڑ دیئے جاتے۔ ان لوگوں نے ملکوں میں اور ملکی آئین و دستور میں اللہ سے بغاوت کی اور اپنی پسند کے ظالمانہ طریقوں کو اختیار کیا جس کے نتیجے میں ہر طرف فساد بپا ہوئے اور لوگوں کی جان و مال اور آبرو لٹتی رہی۔ پھر ان پر عذاب الٰہی کا کوڑا برسا کہ تیرا پروردگار ہر شئے پر نگاہ رکھے ہوئے ہے چندے مہلت ملتی ہے وہ بھی اس لیے کہ بندہ توبہ کر لے اور اصلاح کی راہ اختیار کرے لیکن ایک حد پہ پہنچ کر ظلم کو عذابِ الٰہی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اللہ کے آزمانے کے بھی اپنے انداز ہیں کبھی تو انسان پر رزق عام کر دیتا ہے اور اسے اقتدار و اختیار عطا کرتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ میری قابلیت و لیاقت اور دانشمندی کے باعث اللہ نے مجھے یہ مرتبہ عطا کیا ہے اور کبھی اس کی آزمائش کے لیے روزی تنگ کر دی جاتی ہے تو بڑا خفا ہوتا ہے کہ میرے ساتھ اللہ زیادتی کر رہا ہے بھلا میں نے اللہ کا کیا بگاڑا ہے اور سمجھتا ہے کہ

میں اپنی قابلیت کے باعث بہتر سلوک کا حقدار تھا۔ یہ رویہ کفار و مشرکین کا تھا مگر افسوس آجکل اکثر مسلمانوں کی سوچ بھی ایسی ہی ہے۔

اقتدار و اختیار یا بھوک و افلاس معیارِ مقبولیت نہیں

جبکہ معیارِ مقبولیت یہ نہیں بلکہ یہ ہے کہ ہر حال میں اللہ کا شکر کرنا نصیب ہو اور اس کی اطاعت پہ کمربستہ رہے۔ حالانکہ ان کا حال یہ تھا کہ یتیم و مجبور کو تو انسان سمجھنے کو تیار نہ تھے گویا کمزور کی صرف مدد کرنا یا یتیم کو زکوٰۃ دے دینا ہی سب کچھ نہیں اسے عزت و آبرو دینا بھی اور اس کا اکرام بھی ضروری ہے اور جس قدر اختیار ہوتا تو غریبوں اور محتاجوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش نہ کرتے یا بعض اوقات خود کسی کو کچھ دینے کے قابل نہ ہوں تو دوسروں کو ترغیب ہی دیں اور اگر خود صاحبِ اقتدار و اختیار ہوں تو لوگوں کے حقوق چھین کر اپنی عیاشی کا سامان کرتے اور میراث پہ نظر رکھتے اور لُوٹ لُوٹ کر جمع کرتے رہتے تھے کہ لوگوں کی موت ان کے لیے سامانِ عبرت نہ تھی بلکہ مرنے والے کا مال لُوٹنے کی فکر زیادہ کرتے اور زندگی بھر صرف لُوٹ لُوٹ کر جمع کرنے ہی کو محبوب رکھا اور حلال و حرام کی پرواہ کئے بغیر مال جمع کیا پھر اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہ دیا اور اسی کی محبت کے اسیر رہے لیکن ایک وقت آنیوالا ہے جب زمین پھٹ کر اور پہاڑ آپس میں ٹکرا ٹکرا کر تباہ ہو جائیں گے اور آسمان پھٹ جائینگے دربارِ الٰہی سجے گا اور فرشتے فوج در فوج حاضر ہوں گے اور میدانِ حشر میں دوزخ کو لا کر سامنے کر دیا جائیگا۔ تب ہر آدمی کو سمجھ آجائے گی کہ یہ کس قدر خوفناک ہے اور اس سے بچنا کتنا ضروری تھا مگر نصیحت سے فائدہ حاصل کرنے کا وقت تو گزر چکا کہ یہ کام تو دنیا میں کرنے کا تھا جو دار العمل تھی اب تو دارِ جزا میں ہے جو کیا ہے اس کا بدلہ ملے گا تو انسان کہے گا اے کاش میں نے اس آخرت کی حقیقی اور دائمی زندگی کے لیے نیک اعمال کر لیے ہوتے یہ سب اس لیے ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ کتاب اللہ سے یہ حقائق سُن کر لوگ جو دنیا میں ہیں عبرت حاصل کریں اور آخرت کی فکر کریں کہ اس روز اللہ کا عذاب ایسا ہو گا جیسا کسی نے سوچا بھی نہ ہو گا اور اس کی گرفت اس قدر مضبوط ہو گی کہ کسی کے نکل بھاگنے کا کوئی تصور نہ ہو گا۔

دوسری جانب اللہ کے ان بندوں کو جنہوں نے ذکرِ الٰہی اور مجاہدات سے اپنے نفس کو اس

ذکر اللہ کی برکات

مقام پہ پہنچا لیا کہ اللہ کی یاد سے اطمینان وسکون پاتا اور اللہ کی نافرمانی باعثِ بیقراری بن جاتی۔ ذکر اللہ جس کا مزاج اور شریعت اس کی طبیعتِ ثانیہ ہوگئی کو ارشاد ہوگا کہ میرے خاص بندوں میں شامل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جا۔

صُحبتِ صالح

گویا صحبتِ صالح اور اللہ کے نیک بندوں کا ساتھ جنّت میں داخلے اور اللہ کی رضا کی ضمانت ہے کہ دنیا میں بھی نصیب ہو اور آخرت میں بھی نصیب ہو کر دائمی راحت کے گھر میں داخلے کا باعث ہوگی۔